ڈاکٹر فضل الرحمٰن اپنے اصلی روپ میں

از مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی
استاد حدیث مدرسہ عربیہ کراچی

کیا کمیونزم بیسویں صدی کا کامیاب مذہب ہے؟

روزنامہ جنگ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۶ء میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی طرف منسوب دو بیان نظر سے گذرے ان دو بیانوں کو بغور پڑھنے کے بعد ہم یہ کہنے پہ مجبور ہیں کہ یہ بیان یا تو کسی ایسے شخص کے ہو سکتے ہیں، جو شدید قسم کے اعصابی امراض میں مبتلا اور دماغی توازن بالکل کھو چکا ہو یا کسی ایسے شخص کے ہو سکتے ہیں جو اسلام اور ملتِ پاکستان کے خلاف کسی منظم سازش میں شریک اور دشمنانِ اسلام کا چالاک اور عیار ایجنٹ ہو اور جس کا مقصد اسلام اور پاکستان کا نام لے کر دونوں کی جڑیں کاٹنا اور ان کو منہدم اور تباہ کرنا ہو۔ بہرحال یہ بیان کسی ایسے شخص کے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جو کچھ بھی صحیح الدماغ ہو اور اسلام اور ملتِ پاکستان کے متعلق اپنے دل میں ذرا سی بھی ہمدردی اور خیر خواہی رکھتا ہو۔ کیونکہ ان میں ایک طرف کھلا ہوا تضاد ہے۔ جو دماغی عدم توازن پر دلالت کرتا ہے۔ دوسری طرف ان میں اسلام اور پاکستان کے متعلق زہریلا پروپیگنڈہ ہے۔ جو اسلام اور پاکستان دشمنی کی دلیل ہے۔ اور اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

مثلاً اس تضاد کو دیکھئے کہ ایک طرف اسلام اور قرآن کے نام کو ناجائز استعمال کر کے یہ کہتے ہیں کہ "سرمائے پر سود لینا جائز ہے" گویا وہ دوسرے الفاظ میں یہ کہتے ہیں کہ "نظامِ سرمایہ داری ایک صحیح نظام ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد ہی اس تصور پر ہے۔ کہ سرمایہ پر سود لینا جائز ہے۔" دوسری طرف یہ کہتے ہیں۔ کہ "بیسویں صدی کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے" مطلب یہ کہ کمیونزم ایک صحیح نظام ہے۔ حالانکہ کمیونزم کی اساس اس تصور پر ہے کہ "سرمائے پر سود لینا جائز نہیں ہے" تو ڈاکٹر صاحب بیک وقت دو متضاد نظریوں کو صحیح کہہ رہے ہیں۔ تضاد کے ساتھ ساتھ ان بیانوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے۔ کہ یہ "محقق عصر" نہ اسلام کے معاشی نظام سے واقف ہیں اور نہ اشتراکیت اور سرمایہ داری کے معاشی نظاموں کو جانتے ہیں۔ ورنہ وہ اس طرح کی مہمل باتیں نہ کہتے۔

اسی طرح دوسرا تضاد یہ دیکھئے۔ بیان میں کہتے ہیں کہ "مذہبی لیڈروں نے جدید حالات میں اسلام کی تاویل نہ کر کے عوام سے زبردست غداری کی ہے" یعنی ان کو جدید حالات کے مطابق اسلام میں تاویل کر [illegible]

کے لئے اسلام کی تاویل سے نفسیاتی نقصان پہنچا ہے ۔ یہ مسلمانوں کے لئے خطرناک صورت حال ہے کیونکہ اگر وہ اپنی سوسائٹی کو بالکل جدید نالیں جیسا کہ آجکل ہو رہا ہے ۔ تو اسلام بحیثیت ایک سماجی طاقت ختم ہو جائے گا" مطلب یہ کہ جدید حالات وضروریات کے مطابق اسلام میں تاویل نہیں کرنی چاہیئے ۔ غور فرمایا آپ نے کہ ڈاکٹر صاحب ایک ہی وقت میں ایک ہی چیز کو برا بھی کہہ رہے ہیں اور اچھا بھی ، مذموم بھی کہہ رہے ہیں اور مستحسن بھی ، بتلایئے یہ تضاد نہیں تو کیا ہے ۔ اور کیا اس قسم کی متضاد باتیں کسی صحیح الدماغ آدمی کی زبان سے نکل سکتی ہیں ۔ سوائے اس کے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا عیّار اور انتہائی موقعہ پرست ہو ۔

اب دوسرے پہلو کو لیجئے ، ایک ایسا شخص جو ایک اسلامی حکومت کے ادارہ تحقیقات اسلامی کا سربراہ اور اسلامی مشاورتی کونسل کا ممبر ہو وہ ایک بین الاقوامی مذاہب کانفرنس میں پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے یہ اعلان کرے کہ بیسویں صدی کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے" دنیا اس کا مطلب سوائے اس کے کیا سمجھے گی کہ آج کی دنیا میں اسلام بھی ایک ناکام مذہب ہے ۔ بتائیے یہ اسلام کے خلاف زہر اگلنا نہیں تو کیا ہے ۔ اور پھر چونکہ ملت پاکستان کی بنیاد بھی "اسلام" ہے ۔ اور دستور پاکستان میں بھی "اسلام" کو قانون کا اصل مأخذ تسلیم کیا گیا ہے ۔ لہذا مذکورہ بیان سے جہاں اسلام کے وقار پر زد پڑتی ہے ۔ اور وہ مجروح ہوتا ہے ۔ وہاں لازماً ملت پاکستان اور دستور پاکستان کی بھی توہین وتحقیر ہوتی ہے ۔ گویا وہ سب لوگ پرلے درجہ کے ناسمجھ اور بیوقوف ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا اور جو اسلام کی بنیاد پر پاکستان کی تعمیر و ترقی چاہتے ہیں ۔ بہرحال یہ بیان اسلام ، ملت پاکستان اور دستور پاکستان سے "عدم وفاداری" بلکہ "غداری" کا کھلا ہوا ثبوت ہے ____

آخر میں ہم یہ عرض کریں گے کہ اخبار میں شائع شدہ بیان اگر واقعی ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا بیان ہے ۔ تو حکومت پاکستان پر لازم ہے کہ فوراً اس شخص کو ادارہ تحقیقات اسلامی کی ڈائریکٹری اور اسلامی مشاورتی کونسل کی ممبری سے علیحدہ کرے اور اسلام اور پاکستان کی توہین کے جرم میں اسکو عبرتناک سزا دے اور اس رقم کے عوض اسکی تمام املاک کو ضبط کرے جو اس نے گذشتہ سالوں میں ادارہ تحقیقات اسلامی سے وصول کی ہے ۔ نیز اس کے پاسپورٹ کو ضبط کر کے باہر جانے کے تمام راستے اس کے لئے بند کر دے ۔ اگر حکومت اس کے لئے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھائیگی تو عوام یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ وہ فضل الرحمٰن سے متفق ہے ____

ہمیں امید ہے کہ حکومت عوام کو اس بدظنی اور غلط رائے قائم کرنے کا موقعہ نہ دے گی ۔